THE ALFAZL QADIAN.

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا | اب گیا وقت

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۲۷ | مورخہ ۶ ر اکتوبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ ر صفر المظفر ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے روزانہ عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم دینا شروع کر دیا ہے ٭

جناب قاضی امیر حسین صاحب روزانہ بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آجکل مکتوبات مسیح موعود سناتے ہیں ٭

دونوں سکولوں کے طلبا پہنچ گئے ہیں۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے ٭

نظم

افکار گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری)

شہید حسن و احساں تیرے یارب ہر طرف دیکھے
جدہر دیکھے تیرے اخلاص والے سربکف دیکھے
نگاہ لطف سے ساقی اگر تو اس طرف دیکھے
تو اپنے رنگ میں رنگین یہ ساری صف کی صف دیکھے
بنے ہیں نقش حیرت تیری صورت دیکھنے والے
تجلی دیکھ کر تیری کوئی پھر کس طرف دیکھے
تیرے عشاق کے آنسو بنے ہیں عرش کے تارے
یہ وہ موتی نہیں جن کو کبھی چشم صدف دیکھے
کوئی ایسا نہ دیکھا راز دل ہم جس سے کہدیتے
تمہاری چاہنے والے ہی دیکھے جس طرف دیکھے
بدل لے اپنی قسمت اوس سے تو اے اشک حسرت
کہ جو قطرہ فلک سے گر کے آغوش صدف دیکھے
پتہ کیا پا سکیں افراط اور تفریط کی آنکھیں
بصیرت ہو جسے وہ رتبہ شاہ نجف دیکھے
میرا تیر دعا تیر نظر تیرا نہیں ساقی
نصیب اس کے کہاں ایسے کہ یہ روئے ہدف دیکھے
نگاہیں پاک کر لے اپنی پہلے آب کوثر سے
کسی کا دیدۂ پرشوق پھر تیری طرف دیکھے
تقابل سے کھلیگی انقلاب قوم کی حالت
سلف دیکھے ہوں جس نے اب وہ احوال خلف دیکھے
مدینہ دیکھنا جس کو ہوا ہے گوہر یہاں آئے
ہمارا قادیاں دارالاماں دارالشرف دیکھے

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

۲۹ر ستمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مولوی عبدالحی صاحب حیدرآبادی نے اپنی نظم مبارکباد پڑھی۔ اور اسی دن عصر کیوقت میاں نظام الدین صاحب ٹیلر نے اپنی نظم پڑھکر سُنائی۔

جناب میر قاسم علی صاحب نے "ہدایات زرین" پیش کی۔ جس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کے نام کے متعلق فرمایا کہ اس کا نام "ہدایات مبلغین" ہوتا تو اچھا تھا۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ باجیوں کا اصول ہے۔ کہ یا تو کتاب چھپوائی نہ جائے۔ اگر چھپوائی جائے تو خوبصورت۔

یکم اکتوبر کو عصر کی نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے نئے دو ورقہ ٹریکٹ اتمام حجۃ کا ذکر فرمایا اور کہا کہ یہ کتنی بڑی غلطی ہے۔ کہ ان اصحاب کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکالا جائے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکر ہیں۔ اگر پہلے ان لوگوں نے یہ کہا کہ پہلے مجدد دین بھی نبی تھے اور پھر کہا وہ نبی نہیں۔ کیونکہ کثرت امور غیبیہ پر اطلاع بجز مسیح موعود کے اور کسی میں نہیں پائی جاتی۔ تو اس سے یہ نتیجہ لازم آیا۔ کہ ان کے نزدیک مسیح موعود بھی نبی نہیں۔ پھر فرمایا کہ اس بات کو حقیقۃ الوحی کے اس حوالہ نے واضح کیا ہے۔ کہ پہلے اولیاء و اقطاب نبوت کے نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ ان کو کثرت اُمور غیبیہ نہیں ملی۔

۲ر اکتوبر کو بعد نماز عصر جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے اپنی نئی کتاب "دست اپدیشا" بجواب "تکذیب قادیانی" مصنفہ ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ پیش کی۔

اخبار احمدیہ

طبی استمداد

چودھری الٰہی بخش صاحب احمدی صوبیدار میجر پنشنر موضع بھینی ہندیچہ پال ماہ رمضان سے بوجہ پیچش بیمار ہیں۔ خون اور کچھ سفید سی رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ چودھری صاحب مذکور بڑے مخلص ہیں۔ سلسلہ کے تبلیغی امور میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اسلئے درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز اگر کوئی صاحب مجرب نسخہ بتا سکتے ہوں تو براہ مہربانی اطلاع دیں۔ زیادہ تر شکایت یہ ہے کہ معدہ اپنا کام بخوبی نہیں کرتا۔

خاکسار وہاب خان احمدی کاتب اخبار وکیل امرتسر

ولادت

ماسٹر محبوب عالم صاحب شمس آباد (اٹک) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ بخشا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ نے ایک روپیہ غریب فنڈ میں دیا ہے۔

بابو حرمت اللہ صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر مریدکے کے ہاں ۱۷ر ستمبر کو فرزند نرینہ ہوا۔ حضرت صاحب نے نام نعمت اللہ رکھا۔ عہ غریب فنڈ میں داخل کیا۔ جزاہ اللہ

درخواست دُعا

میرے ماموں محمد سعید صاحب سعدی (لاہور) کا لڑکا مبارک احمد کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ اور نیز خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ التماس ہے کہ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ والسلام

خاکسار عبدالکریم احمدی۔ لاہور

میری اہلیہ عرصہ دو ہفتے سے سخت علیل ہے۔ طاقت نے جواب دے دیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ محمد اسحٰق علیخان احمدی۔ آگرہ

خاکسار کی والدہ صاحبہ اور میاں قاسم علی صاحب احمدی محمود پوری بہت سخت بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا فرماویں۔ فضل الرحمٰن۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سامانہ

تارکان حقہ کے اسماء

حقہ چھوڑنے والوں کی فہرست گذشتہ ناموں کے بعد کی حسب ذیل ہے:- (۱۷۰) محمد عبداللہ خان صاحب موضع بسی بابو خان ضلع ہوشیارپور (۱۷۱) میاں طالب دین صاحب احمدی گھونسکے ججے (۱۷۲) میاں روشن دین صاحب گھونسکے ججے۔ (۱۷۳) محمد افضل شاہ صاحب دائرہ میکر۔ ملاکنڈ (۱۷۴) منشی عبدالعزیز صاحب ابن محمد صاحب بہادر افسر مال گجرات۔ (۱۷۵) چودھری غلام رسول صاحب گٹھالیاں (۱۷۶) مساۃ کرم بی بی گٹھالیاں (۱۷۷) میاں وی کہنی مالابار (۱۷۸) میاں محمود مالابار (۱۷۹) میاں محمد زین العابدین۔ مالابار (۱۸۰) میاں عبدالعزیز صاحب سیلونی (۱۸۱) میاں ایم۔ ایل۔ ایم محمد شریف صاحب سیلونی (۱۸۲) میاں کے سید محمداؤ مسکین۔ سیلونی۔ (ناظم تربیت۔ قادیان)

نماز جنازہ

موضع قتال پور ضلع ملتان میں میاں لعل دین باغبان مخلص اور نیک احمدی تھے۔ عاشورہ کی رات فوت ہوگئے ہیں۔ خدا مغفرت کرے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ الراقم محمد حیات خان احمدی سلاروا ہیں

فتح دین ولد عبداللہ زمیندار شادیوال خورد ضلع گجرات فوت ہوگیا ہے۔ جنازہ غائب پڑھا جائے۔ محمد دین امام مسجد احمدیہ شادیوال۔ ضلع گجرات

میرا لڑکا بقضائے الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ غائب کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ ماسٹر محمد علیخان اشرف منصور پور بمقام اس جگہ ایک احمدی عورت اور ایک میری ہمشیرہ معہ اپنی دو دختروں کے جو احمدی تھیں۔ فوت ہوگئی ہیں۔ نماز جنازہ غائب کے لئے شائع فرماکر مشکور کریں۔ فضل دین سکنہ اتھال

ڈاکٹر سلیم الدین صاحب بھاگلپوری جو عرصہ سے بیمار تھے انکا ۲۰ر ستمبر کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد عاصل بھاگلپوری۔ قادیان

مساۃ دولت بی بی اہلیہ چودھری محمد منیر صاحب احمدی سکنہ گٹھالیاں جو کہ دیندار و مخلصہ تھی ۲۶ر ستمبر کو فوت ہوگئی۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار محمد علی احمدی مدرس گٹھالیاں (گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

مسلمانوں کے لئے دنیا کے قابل عبرت واقعات

(از جناب مکرم مفتی محمد صادق صاحب. اسلامی مبلغ امریکہ)

بدقسمت یہودی

ایک عیسائی اپنی سرکشی اور بغاوت کی سزا پاتے ہوئے کسی اسلامی ملک میں قتل ہو جائے - تو سارا یورپ امریکہ چیخ پکار کرتا ہوا آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے - لیکن اگر لاکھوں یہودی عین یورپ کے وسط میں عیسائیوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں تو کوئی چوں نہیں کرتا - ۴ر جولائی کے لنڈنی تار میں خبر آئی ہے کہ اکرانیا علاقہ روس میں ایک لاکھ یہودی عیسائیوں نے قتل کر دیا - صرف اسواسطے کہ وہ عیسائی نہیں تھے - یونان کس بے رحمی سے ایشیائے کوچک میں مسلمانوں کے گاؤں کے گاؤں جلا رہا ہے - اور بچوں عورتوں اور بوڑھوں کو تہ تیغ کر رہا ہے - مگر یورپ - امریکہ میں کوئی آواز یونان کے خلاف نہیں اٹھتی - یہودیوں اور مسلمانوں کی قسمت برابر ہوتی چلی جاتی ہے - ہر دو مظلوم اور انکی کوئی دادرسی کرنیوالا نہیں - یہودیوں پر تو یہ عذاب مسیح کے انکار اور ارادہ قتل سے شروع ہوا تھا - کہیں مسلمانوں نے بھی بھولے سے کسی ابن مسیح کا انکار نہ کر دیا ہو - سوچنا چاہیئے - اور مصائب کے روحانی اسباب کو تلاش کر کے ان کا ازالہ کرنا چاہیئے ؞

یہودی نقصان میں

یہود ہزارہا بیت المقدس کو جا رہے ہیں - کہ وہاں اپنا یہودی گھر بنائیں - اور لاکھوں روپیہ اسپر خرچ کیا جا رہا ہے - لیکن بعض بڑے مدبر یہودی اس تحریک کے سخت مخالف ہیں - مسٹر ہنری مارگن تھا جو ایک بڑے معروف یہودی مدبر مانے گئے ہیں - انہوں نے ایک مضمون شائع کیا ہے - کہ یورپ امریکہ کے آزاد اور دولت مند ملکوں میں صدیوں کی کوششوں کے بعد جو حقوق سیاسی اور تمدنی یہودیوں کو حاصل ہو چکے ہیں - ان کو چھوڑ کر فلسطینہ کی وادی میں جا آباد ہونا ہماری قوم کے واسطے ایک بڑی بھاری حماقت ہوگی - جس کی نظیر یہودی تاریخ میں پہلے نہیں - مسٹر مارگن تھا کا خیال ہے کہ یورپ کے عیسائیوں نے یہودیوں کو نقصان پہنچانے کے واسطے یہ نئی تحریک ایجاد کی ہے - اور یہود بے وقوفی سے ایک مذہبی جوش کے ماتحت اسپر خوش ہو رہے ہیں -

طوفان اور نوح

باوجود ان تجارب اور احتیاطوں اور سائنٹفک کوششوں کے جو انسانی جان کے بچانے کے واسطے مغربی ممالک میں کی جاتی ہیں - خدائی ہاتھ کو جب وہ انسان کو اسکی بدیوں کی سزا دینا چاہتا ہے - کوئی روک نہیں سکتا یہاں ایک شہر پیوبلو میں ۴ر جون سنہ ۱۹۲۱ء کو طوفان سے پانچ سو آدمی غرق ہو گئے - اور اندازہ کیا گیا ہے کہ چار کروڑ روپیہ کا مالی نقصان ہوا ہے - ایک اخبار نویس نے نو مشہور طوفانوں کا نقشہ دیا ہے - جو درج ذیل ہے - یہ سب سنہ ۱۹۰۸ء سے سنہ ۱۹۱۴ء تک سات سال کے اندر واقعہ ہوئے - کیا اسقدر طوفانوں کے لحاظ سے یہ زمانہ ایام طوفان نہیں کہلا سکتا - اور اگر کہلا سکتا ہے - تو پھر اس طوفان کا نوح کون ہے سوچو اور غور کرو - کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ؞

اپریل سنہ ۱۹۰۸ء - شہر ہانو - ملک چین میں طوفان آیا دو ہزار آدمی غرق ہوئے ؞

ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء - گالوسٹن - ملک یونائیٹڈ اسٹیس میں طوفان سے چھ ہزار آدمی غرق ہوا ؞

اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء - حیدرآباد دکن ہند میں طوفان سے دس ہزار آدمی غرق ہوا ؞

سنہ ۱۹۰۹ء - مونٹریری - ملک میکسیکو میں طوفان سے آٹھ سو آدمی غرق ہوئے ؞

سنہ ۱۹۱۲ء - گیوانا جیوا - ملک میکسیکو میں طوفان سے ایکہزار آدمی ہلاک ہوا ؞

مارچ سنہ ۱۹۱۳ء - ڈیٹن - یونائیٹڈ اسٹیس میں طوفان سے پانچہزار آدمی غرق ہوا -

" " - ہیملٹن ملک یونائیٹڈ اسٹیس میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا -

" " - ریاست انڈیانا ملک یونائٹڈ اسٹیس میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا ؞

مارچ سنہ ۱۹۱۴ء - بحیرہ آزوو میں طوفان سے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوا ؞

کالے گورے کا سوال

یہود نے مسیح کو صلیب پر چڑھایا اور دلیری سے کہا کہ اس کا گناہ ہم پر ہماری اولاد پر - پھر شہر مدینہ میں رہ کر حضرت محمد ﷺ کے ساتھ معاہدہ کر کے دغا کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ آج تک یہود قوم دربدر پھر رہی ہے - اور یورپ کی ایسی اعلیٰ تہذیب کے دعووں کے باوجود یہودی آئے دن قتل کئے جاتے ہیں - اور ہزاروں کی تعداد میں - انبیاء کی مخالفت اور انکار ایک خوفناک لعنت ہے - اور افسوس اور غم کا مقام ہے - کہ ہماری قوم نے بھی اس زمانہ میں خدا کے ایک نبی کا انکار کیا ہے دیکھئے یہ انکار انہیں کہاں تک پہنچاتا ہے - ہمارے لئے یہ خوشی نہیں - بلکہ رنج کا مقام ہے - کہ قوم نے ایسی حرکت کی - اللہ انکو ہدایت دے - اور برکات احمدیہ سے مالامال کرے ؞

غرض انبیاء کی مخالفت میں بڑا بھاری نقصان ہے، اور معلوم نہیں - کہ افریقہ کے باشندوں نے کس نبی کی مخالفت میں یہ سزا پائی ہے - کہ جب سے تاریخ زمانہ ملتی ہے - وہ ہمیشہ غلامی اور ماتحتی اور ذلت میں دکھائی دیتے ہیں - اس ملک میں لاکھوں افریقی نیگرو صدیوں سے رہتے - اور ملک کے قانون کے مطابق آزادی کے اکثر حقوق ان کو حاصل ہیں - پھر بھی آئے دن گوروں کے ہاتھوں بہت ظلم اٹھاتے اور قتل کئے جاتے ہیں - تازہ خبر یکم جون سنہ ۱۹۲۱ء کا تار ریاست اوکلاہاما سے اخباروں میں چھپا ہے کہ ایک گوری لڑکی کے سبب نیگرو اور گوری آبادی میں لڑائی ہو گئی - ایک دن میں ۷۵ اکس طرفین سے

قتل ہو چکے ہیں۔ مگر نہیں گورے بہت تھوڑے مارے گئے ہیں۔ اور کالے بہت۔ فوج بھیجی گئی ہے۔ اس شہر میں مارشل لا رجاری ہو گیا ہے۔ کاش! یہ لوگ دین اسلام کی پیروی کریں۔ تاکہ کالے گورے کا سوال ہی درمیان سے اٹھ جائے ؏

مظلوم نیگرو ایسی ہی ایک اور خبر ہے۔ کہ شہر میاک کار رنک میں ایک نیگرو پر یہ الزام تھا کہ اس نے کسی گوری کو چھیڑا ہے جبکہ وہ حوالہ پولیس تھا۔ تاکہ اسپر مقدمہ چلایا جائے گوری لوگ اسے پولیس سے چھین کر ایک میدان میں لے گئے۔ اور جبرا ایک درخت پر چڑھا کر درخت کو آگ لگادی۔ اس کے مرنے کا تماشہ خداوند یسوع کی ہزارہا حلیم بھیڑیں اس خوشی سے دیکھ رہی تھیں جس خوشی سے سنا گیا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں وحشی لوگ اجنبی آدمی کو مارا کرتے تھے۔ کیا یہی اناجیل کی صدہا سال کی تعلیم کا اثر ہے۔ ترکوں کے مظالم کے افسانوں پر شور مچانے والے اسپر غور کریں ؏

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ایک نیا بل سینٹ میں پیش ہوا ہے۔ کہ آیندہ کوئی نیگرو بحری یا بری فوج میں بھرتی نہ کیا جائے ؏

ہم کب خدا کے دین کی اشاعت کے لیے نکلینگے؟

"ہندوستان میں اسوقت پولیٹیکل لیڈروں کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک تو کونسلوں کے ممبر اور گورنمنٹ کے وزیر ہیں۔ دوم وہ جو انڈین نیشنل کانگریس کا کام کرتے ہیں۔ اول الذکر کو عموماً تنخواہ و خرچ سرکاری خزانہ سے ملتا ہے۔ وہ درجہ اول میں سفر کرتے ہیں۔ شملہ میں جاکر عالی شان ہوٹلوں یا کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ ہزاروں روپیہ کی تنخواہ سرکار سے لیتے ہیں۔ اور خوب موجیں اڑاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ تیسرے اور درمیانی اور دوسرے درجہ میں سفر کرتے ہیں۔ ہر روز قریباً ادھر اُدھر مارے پھرتے ہیں۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست کے مہینوں میں بجائے کسی پہاڑ پر آرام کرنے کے پرچار کرتے ہیں۔ اس تمام محنت کے عوض میں انکو بجے کار سے ضرور ملتے ہیں۔ بعض جگہ عقیدتمند ان کی گاڑیاں کھینچنے پر اصرار کرتے ہیں۔ گو اب یہ مرض قریباً قریباً دُور ہو گیا ہے۔ اور راتوں کو انکو سونے نہیں دیتے۔ یہ لوگ گاڑھے کے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور کئی دفعہ انکو کھانا بھی وقت پر نہیں ملتا۔ اگر ملتا ہے۔ تو سڑی ہوئی پوریاں۔ انہیں سے بعض نوجوانوں کو کانگریس فنڈ سے قلیل تنخواہیں بھی ملتی ہیں۔ گو بڑے بڑے لیڈر عموماً سب بے تنخواہ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے ہزاروں و لاکھوں روپیہ کی آمدنی پر لات مار کر فقیری اختیار کی ہے"

(لالا لاجپت رائے۔ بندے ماترم ۳۰ر ستمبر)

دونوں قسم کے "لیڈر" جن کا لالہ صاحب نے ذکر کیا ہے۔ ان کا منتہائے نظر اور نصب العین۔ "حیاۃ الدنیا" اور "زینتہا" کا جلب کرنا ہے۔ پہلی قسم کے لوگوں کو ان کے نقطۂ نگاہ سے یہ چیزیں حاصل ہیں۔ اور موخر الذکر کے نزدیک مقدم الذکر کو جو حاصل ہوا ہے۔ وہ کافی نہیں۔ اس لئے وہ زیادہ حاصل کرنے کے لئے جو کچھ ملتا ہے اسکو چھوڑ کر سرگرم عمل ہیں۔ ہم اس وقت دونوں میں سے کسی کے فعل پر نکتہ چینی یا کسی کے رویہ کے جواز یا عدم جواز یا نصب العین کی درستی یا غلطی پر بحث کرنا نہیں چاہتے البتہ ہم کو موخر الذکر لوگوں کے عمل سے ایک نتیجہ نکالنا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم مانتے ہیں۔ کہ ان کا مقصد ہمارے نزدیک بہت ادنیٰ ہے۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنے ادنیٰ مقصد کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ انکے مقابلہ میں ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ اور بہت ہی ارفع ہے۔ جس کا نام "دین" ہے۔ اور ہم بارہا نہایت بلند آہنگی سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خداتعالیٰ کے مسیح اور اس کے خلفاء کے ہاتھوں پر اقرار کیا ہے۔ کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے"۔ پس کیا ہمیں نظر نہیں آرہا کہ:-

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کیا ہم نہیں دیکھ رہے کہ:-

پیشِ چشمان شما اسلام در خاک اوفتاد

اسوقت کیا ہم سے یہ سوال برمحل نہیں کہ

چیست عذرے پیشِ حق اے مجمع مستنعمین

یہ سوال ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نے کیا قربانی کی۔ اس نے کہاں تک دقتیں اور کلفتیں اور سختیاں برداشت کیں۔ کہاں ہم نے کفن سر کو لپیٹا۔ اور میدان عمل میں نکلے۔

پہلوں کا نمونہ ہمارے سامنے ہے ہماری ضرورت یہ ہے۔ کہ ان کے طریق عمل کو کام میں لائیں۔ جب تک ہم میدان عمل میں نکلنے کے لئے خزانے کی طرف دیکھتے رہینگے اسوقت تک ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔ ہم نے دین حق کی اشاعت کرنی ہے۔ ہم پہلے مجاہدوں کے جانشین ہیں ہم پر لازم ہے۔ کہ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ چھوٹے مقصد والے اپنے مدعا کے حصول کے لئے کیا کیا مشقتیں برداشت کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے بڑے مقصد کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں نہیں کرینگے ؏

دنیا ہماری طرف تک رہی ہے۔ فرزندان آدم اس امانۂ آدم کا پیغام سننے کے لئے تیار ہیں۔ ہم کب یہ پیغام حق ان لوگوں تک پہنچائینگے۔ اور وہ امانت جو ہمیں سپرد کی گئی ہے۔ انکے اہل کے سپرد کرینگے۔ مسیح موعود نے ہمیں دوسروں پر بھروسہ کرنا نہیں سکھایا۔ بلکہ ہم میں سے ہر ایک کو ذمہ وار ٹھہرایا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خطرناک جنگل اور پُر خار وادیاں ہمارے درپیش ہیں۔ مگر ہمیں اس مہم کو سر کرنا ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ورنہ ہمیں اس صف سے ہٹ جانا پڑیگا۔ اور ہمارا مقام وہ مقام ہوگا جہاں رونا اور دانت پیسنا ہے۔ سو حضرت مسیح موعود کیا فرماتے ہیں

اسلام میں حریت اور مساوات

نمبر ۹

حریت و مساوات خواجہ صاحب آیت ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاوذی القربیٰ نقل کر کے لکھتے ہیں۔

"حریت و مساوات کی تعریف ان آیات میں جامع و مانع کیگئی ہے"

مگر اس آیت سے خواجہ صاحب کا یہ مطلب توکسیطرح حل نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک چیز میں حریت و مساوات ہو" کیونکہ اس آیت میں تو خدا تعالیٰ انسان کو تین باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اول عدل کا کہ اگر تم سے کوئی معاملہ کرے تو اسکو برابر بدلہ دو اور اسکا حق نہ مارو۔ اگر ایک نوکر ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ وہ نوکری کے بدلہ میں کام بھی ویسا ہی کر کے دکھائے۔ غرضکہ ہر ایک وہ فائدہ جو کسی کو پہنچتا ہے اسکا فرض ہے کہ دوسرے کو بھی ویسا ہی فائدہ پہنچائے۔ اس سے اوپر کا درجہ احسان ہے کہ تم بدلہ لینے کی خواہش نہ کرو۔ تیسرا درجہ ایتاذی القربیٰ ہے۔ اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ کیونکہ احسان کرتے وقت بھی بعض دفعہ انسان اپنے دل میں یہ خواہش رکھتا ہے۔ کہ دوسرا بھی مجھ سے ایسا ہی کرے۔ لیکن ایتأذی القربیٰ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ تم ایسا احسان کرو۔ جیسے ماں بچے پر کرتی ہے۔ وہ کسی خواہش کیلئے نہیں کرتی۔ خدا نے اسکی طبیعت ہی میں محبت رکھی ہے۔ عدل میں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ مساوات ہو گئی ہے۔ کہ دونوں نے ایک دوسرے سے یکساں معاملہ کیا۔ اور یہ صرف معاملہ کرنے میں مساوات ہوئی۔ لیکن احسان اور ایتاوذی القربیٰ میں کیسے مساوات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایک احسان کرنیوالا اور دینے والا ہے۔ اور دوسرا لینے والا اور رہین احسان ہے۔ وہ دونو کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

گورنمنٹ کی بیجا حمایت کرنے کا الزام خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "آخر میں ہم میاں صاحب ممدوح کو ایک نیک مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ہماری رائے میں یہ مناسب نہیں۔ کہ وفاداری بیجا خوشامد کی حد تک پہنچ جائے"

یہ بھی خواجہ صاحب نے الزام لگایا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی خوشامد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہمنے گورنمنٹ کی کبھی بیجا خوشامد نہیں کی۔ بلکہ ہم جو کچھ کرتے ہیں محض خدا تعالےٰ اور اسکے رسول کی رضا کیلئے کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو نیکی کرنیکا حکم دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سنے بغاوتیں برپا کیں شورشیں مچائیں۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی اور گورنمنٹ کے خلاف صدائیں بلند کیں۔ لیکن ہم نے بطور ہمدردی انھیں روکا۔ اور بتایا کہ قرآن مجید کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ اس حد تک کہ جس سے اسلام کا کوئی حکم نہ ٹوٹے بادشاہ کی اطاعت کرنیکا حکم دیتا ہے۔ بہتر تھا۔ کہ خواجہ صاحب کو اگر یہ وہم ہے۔ کہ ہم بے جا خوشامد کرتے ہیں۔ تو وہ ایک دو مثالیں پیش کر دیتے۔ تاکہ ہمیں بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتا۔ کہ ہم بیجا خوشامد کرنے والے ہیں۔ ورنہ ایسے ہی الزام دیدینے سے کیا فائدہ؟

حریت و مساوات کا مفہوم خواجہ صاحب شراب کی مثال دیکر لکھتے ہیں کہ شراب کا پینا تو گورنمنٹ نے جرم قرار نہیں دیا۔ لیکن ”شراب کشید کرنا جرم قرار دیا ہے۔ اور خود شراب کشید کرتی ہے۔ تاکہ منافع کثیر ہو تو حریت و مساوات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو فعل ایک شخص سے سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل دوسرے کیلئے بھی جرم ہے اگر شراب کشید کرنا جرم ہے۔ تو راعی اور رعیت دونوں کیلئے یکساں جرم ہونا چاہیئے۔ گریجوئیٹ صاحب کا یہ مدعا ہے۔ کہ کیا آنجناب کی خلافت کا یہ منشا نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو راہ راست پر لانیکی کوشش فرمائیں"

اس اصول سے ہم متفق ہیں۔ کہ جو فعل ایک شخص سے سرزد ہونا جرم ہے۔ تو وہی فعل انہی حالات میں دوسرے کیلئے بھی جرم ہے۔ اور جو مثال شراب نوشی و کشیدگی کی پیش کیگئی ہے اسمیں مسلمان سوائے اسکے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ شراب نوشی و کشیدگی دونوں کو جرم قرار دے۔ کیونکہ اسلام میں شراب نوشی و کشیدگی دونوں منع ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کے نزدیک جو مسلمان نہیں۔ دونو امر جائز ہیں۔ پس اگر ہم گورنمنٹ کو بند کرنیکے لئے کہیں۔ تو وہ جائز سمجھتی ہوئی اسے بند نہیں کر سکتی اور اگر کہیں کہ عام اجازت ہو۔ اور شراب کشیدگی بھی جرم نہ ہو۔ تو اس سے اور شراب نوشی پھیلتی ہے۔ ان حالات میں جتنی مخالفت ہے۔ وہ بھی قابل شکریہ ہے۔ رہی یہ بات کہ کیا خلافت کا یہ منشا نہیں۔ کہ گورنمنٹ کو راہ راست پر لانے کی کوشش فرمائیں۔ اس کا جواب حضرت صاحب الفضل ۳۰ ر دسمبر میں دیچکے ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام نے کس حد تک اور کن معنوں میں حریت و مساوات کی تعلیم دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکے احکام کے مطابق اسلامی حریت کی اس حصہ کو جسکا قیام میری ذات سے متعلق ہے قائم کرنیکی کوشش کرتا رہتا ہوں"

خواجہ صاحب کے ایک سوال کا جواب خواجہ صاحب آیات یسئلونک عن الیتامیٰ اور واتوا الیتامیٰ اموالھم الخ اور وابتلوا الیتامیٰ لکھکر سوال کرتے ہیں

"ان آیات میں جس دستور العمل کی تشریح کیگئی ہے کیا اس پر یورپ کاربند ہے؟"

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یورپ تو علیحدہ رہا میں آپسے پوچھتا ہوں کیا ہندوستان پورے طور سے اسپر کاربند ہے۔؟ اگر یورپ اسپر کاربند ہے۔ تو پھر کوئی سوال نہیں۔ اگر وہ کاربند نہیں ہے۔ تو اس پر کاربند کرنیکی یہی صورت ہے۔ کہ ان پر اسلام کی سچائی ثابت کیجائے۔ اور قرآن مجید کی حقانیت کا اظہار کیا جائے۔ اور وہ اُسے مانیں اور ان احکام پر کاربند ہوں۔ اسکے لیے ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہزار ہا روپیہ اشاعت اسلام پر ہمارا خرچ ہوتا ہے۔ اور یورپ کے ممالک میں اسی لئے مشن قائم کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ قرآن مجید کی تعلیم پر انہیں چلایا جائے۔

ہر ایک بات میں مساوات نہیں ہے اب میں خواجہ صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اصل مضمون پر آئیں۔ اور ادھر ادھر کی باتوں میں نہ الجھیں۔ سنئے! اور بگوش ہوش سنئے۔ ہم مطلق مساوات اور حریت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ جس جگہ اسلام نے مساوات قرار دی ہے۔ وہاں مساوات مانتے ہیں۔ اور جس جگہ نہیں۔ اس جگہ نہیں۔ لیکن آپکا دعوے یہ ہے۔ کہ اسلام میں ہر جگہ ہر ایک بات میں مساوات ہے۔ اسکی تردید میں آپکے سامنے ایک مثال کسی قوم کا کسی وجہ سے دوسری قوموں پر ممتاز ہونا بھی بیان کی گئی تھی

اور بتایا گیا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ کی قوم کو فضیلت حاصل تھی نیز قریش کے متعلق نبی کریمؐ کا خیارھم فی الجاھلیة خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا فی الدین فرمانا اور اسیطرح خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے۔ وانی فضلتکم علی العلمین تو بنی اسرائیل بھی اپنے وقت میں دوسری قوموں پر فضیلت رکھتے تھے۔

بعض احکام میں بھی خدا تعالیٰ نے مساوات نہیں رکھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فمن تمتع بالعمرة فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة ذالک لمن یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام ؎

اس آیت میں اہل مکہ اور باہر سے آنیوالوں میں فرق کیا ہے کہ باہر سے آنیوالے اگر قربانی نہ پائیں تو اسکی بجائے دس روزے رکھیں۔ لیکن اہل مکہ قربانی کی بجائے روزے نہیں رکھ سکتے۔

رُسل کے درمیان بھی مساوات نہیں اسکے علاوہ رسولوں کے درمیان بھی درجات کے لحاظ سے مساوات نہیں۔ کوئی افضل ہے کوئی مفضول علیہ۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ۳ع کہ ہم نے رسل سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اور خواجہ صاحب بھی نبی کریم کی ایک فضیلت اپنے خیال کے مطابق آیت وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ میں بیان کر چکے ہیں۔

عورت اور مرد میں بلحاظ گواہی کے مساوات نہیں پھر عورت اور مرد میں بلحاظ گواہ ہونیکے مساوات نہیں ہے ایک مرد کو دو عورتوں کے مقابل رکھا گیا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ۳ع

اولی الامر اور رعایا میں بعض باتوں میں مساوات نہیں اولی الامر اور رعایا کے درمیان ہر ایک بات میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے " وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (نساء ع) کہ اگر کوئی بات امن یا خوف کی ہوتی ہے۔ تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ انکو ایسی باتیں رسول یا اولی الامر کے پاس پہنچانی چاہئیں رعایا کا حق نہیں کہ وہ مشہور کرے۔ اور اولی الامر تک نہ پہنچائے۔ پس ہر ایک بات کے فیصلہ کرنے کا رعایا حق نہیں رکھتی

بعض حدود میں بھی مساوات نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا احصن فان اتین بفاحشة فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب " (نساء ع) اس آیت میں خدا تعالیٰ نے لونڈی کی سزا حرہ عورت سے نصف رکھی ہے۔ اگرچہ اپنی اپنی نوع کے لحاظ سے کہ تمام حرائر کی سزا اور تمام لونڈیوں کی سزا میں مساوات ہے۔ لیکن لونڈیوں اور حرائر میں عورتیں ہونیکے لحاظ سے انکی سزا میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ بلکہ ایک کی سزا کامل اور ایک کی نصف مقرر کی ہے۔ اسیطرح آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بینکم وبینھم میثاق فدیة مسلمة الی اھلہ وتحریر رقبة مومنة فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین (نساء ع ۱۳)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مقتول مومن کے قتل کی سزا مختلف فرمائی ہے۔ فرمایا ہے۔ کہ کسی مومن کا حق نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے ہاں اگر کوئی خطاءً مومن کو قتل کر بھی دے تو اسکو ایک مومن کی گردن آزاد کرنی چاہیئے۔ اور مقتول کے اہل کو دیت بھی دینی ہوگی۔ اور اگر مقتول مومن ایسی قوم سے ہو جو تمہارا دشمن ہے۔ تو اسکی دیت صرف مومن کی گردن کا آزاد کرنا ہے۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ تو اسکی دیت بھی دینی پڑیگی۔ اور ایک مومن کی گردن بھی آزاد کرنا ہوگی۔ مقتول سب میں مومن ہے لیکن صرف مکان کی تبدیلی سے انکی سزا میں مساوات نہیں رکھی گئی۔ اس لئے خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ ہر ایک جگہ حریت و مساوات ہے۔ غلط ہے۔

عورت اور مرد کے حقوق میں بھی مساوات نہیں حضرت صاحب نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۲۱ مارچ میں خواجہ صاحب کے چیلنج کے جواب میں یہ ثابت کیا تھا کہ عورت اور مرد کے تمام حقوق مساوی نہیں۔ جیسے عورت اور مرد کے وارث ہو کر ورثہ حاصل کرنے اور اصلاح کیلئے مارنے میں۔ مرد عورت کو مار سکتا ہے۔ عورت نہیں۔ شریعت نے مساوات نہیں رکھی۔ اسیطرح مرد کو تعدد ازدواج کی اجازت ہے۔ عورت کو نہیں۔ مرد نفلی روزہ بغیر اجازت زوجہ رکھ سکتا ہے لیکن زوجہ بغیر اجازت خاوند نہیں رکھ سکتی۔ عورت کیلئے نکاح کے وقت ولی کی ضرورت ہے۔ مرد کیلئے نہیں۔ ان باتوں کا خواجہ صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

خواجہ صاحب کا چیلنج منظور خواجہ صاحب مذکورہ بالا باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آیت ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع لکھ کر چیلنج دیتے ہیں۔

" کہ اس آیت میں بھی حریت و مساوات کے اصول اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر تحقیق مطلوب ہو۔ تو چیلنج منظور کر سکتے ہیں" خواجہ صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اسکے متعلق اپنی تحقیق لکھ دیتے۔ جبکہ الفضل ۲۱ مارچ میں لکھا گیا تھا۔ کہ عورت اور مرد کے درمیان تعدد ازدواج میں بھی مساوات نہیں رکھی گئی۔ چونکہ خواجہ صاحب نے جواب دینے کی بجائے پھر چیلنج دیا ہے۔ سو میں انکے چیلنج کو منظور کرتا ہوں اور خواجہ صاحب سے تحقیق کیلئے ایک بات پیش کرتا ہوں کہ اگر وہ اس بحث کو چلانا چاہتے ہیں۔ تو باقاعدہ بہ پابندی اصول مناظرہ چلائیں۔ پہلے اپنا دعوے لکھیں۔ پھر اسکے دلائل تحریر کریں۔ اور ہم سے جواب طلب کریں۔ ہم جو مناسب ہوگا۔ اسکا جواب دینگے آخر میں خواجہ صاحب سے یہی گذارش ہے۔ کہ وہ ادھر ادھر کی بحثوں میں نہ الجھیں اور اصل مسئلہ کے متعلق لکھیں اگر اسی طرح دوسری بحثوں میں الجھینگے اور اصل مسئلہ پر نہیں آئینگے۔ تو اصل مقصد فوت ہو جائیگا۔

والسلام علی من اتبع الھدےٰ

خاکسار

جلال الدین مولوی فاضل شمس

قادیان

خطبہ جمعہ

ہمارا نصب العین

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۹ ؍ ستمبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ۔

ہمارا مقصد

دُنیا میں جتنے مقاصد بھی انسانوں کے ہیں ۔ ان کے حصول کے لئے قدرت نے ذرائع رکھے ہیں ۔ جو لوگ ان ذرائع کو استعمال کرتے ہیں ۔ کامیاب ہوتے ہیں ۔ جو نہیں کرتے وہ ناکام ۔ خواہ ان کو کتنا ہی شوق اور لگاؤ ہو ۔ ہمارا دینی مقصد ایک ۔ اور بڑا یہ ہے ۔ جو ہم پانچوں وقت متعدد بار ہر نماز میں ظاہر کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم ۔ کہ اے مولا ہمیں اپنی رضا کی راہ پر چلا ان کی راہ پر جن پر تیرا انعام ہوا ۔ وہ کون لوگ ہیں ۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوئے ۔ وہ انبیاء ۔ صدیق ۔ شہدا اور صالح ہیں ۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ مقصد حاصل نہیں ہوتا ۔ جب تک اس کی لگن نہ لگ جائے ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو کرتا ہے ۔ اسی کو ملتا ہے ۔ مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پختہ عزم اور مصمم ارادہ ہو ۔ ورنہ کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی ممبر پر کھڑے ہو کر توجہ دلائی تھی ۔ کہ ہمارا کوئی نصب العین ہونا چاہیئے ۔ جب تک نصب العین نہ ہو ۔ تمام محنت اکارت جاتی ہے ۔ آپ نے اسوقت نہیں بتایا تھا کہ ہمارا کیا نصب العین ہے ۔ حضرت خلیفہ اول بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ۔ کہ ایک بات کی طرف توجہ دلاتے اور پھر چھوڑ دیتے ۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی تھی کہ معلوم کریں ۔ کہ لوگوں میں اس بات کے معلوم کرنے کا کہاں تک شوق ہے ۔ اسی طرح آپ نے بھی سوال کر کے چھوڑ دیا ۔ میں اگرچہ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا ۔ کہ آپ کیا نصب العین بتاتے ۔ مگر میرے نزدیک جو نصب العین ہمارا ہے ۔ وہ میں بتاتا ہوں ۔ قاعدہ ہے کہ لوگ وعظ کرتے ہیں ۔ اور کچھ باتوں کی تعریف اور کچھ کی مذمت کرتے ہیں ۔ مگر بری باتوں سے بچاء اور اچھی باتوں کو اسوقت حاصل کیا جاتا ہے جب پوری توجہ ادھر ہو ۔ اس لئے ضروری ہے ۔ کہ نصب العین معلوم ہو کیونکہ جب نصب العین معلوم ہو گا تو اس کے معلوم ہونے سے بھی ادھر توجہ ہو جایا کرتی ہے ۔

انبیاء کے جانشین

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے دو قسم کے خلیفے ہوتے ہیں ۔ ایک شخصی خلیفہ ہوتا ہے ۔ جو منتظم ہوتا ہے ۔ دوسرے انبیاء کی جانشین ان کی جماعت ہوتی ہے ۔ جس کو وہ تیار کرتے ہیں ۔ انبیاء خود سارے زمانہ کی اصلاح نہیں کر سکتے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ ایک جماعت تیار کرتا ہے ۔ اور اس نبی کے مقصد کو نبی کی وفات کے بعد وہ جماعت پورا کرتی ہے ۔

حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت

حضرت مسیح موعود کی غرض بعثت یہ تھی کہ تمام جہان کی سعید روحوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا حلقہ بگوش بنایا جائے ۔ حضرت مسیح موعود اپنی تمام زندگی میں اس مقصد کے حصول میں کوشاں اور اس نصب العین کی طرف بڑھتے رہے اور اب آپکی جماعت کا بھی یہی کام ہونا چاہیئے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین آئے ۔ آپ کے ذریعہ جو جماعت قائم ہوئی ۔ اس کے متعلق کہا گیا کہ کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ۔ لفظ امۃ کے سات معنے ہیں ۔ جنہیں سے ایک معنے معلم الخیر کے بھی ہیں ۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم کے حق میں آیا ہے ۔ کان ابراھیم اُمّۃ ۔ لوگ اس کے معنوں میں بہت الجھے ہیں ۔ مگر لغت کے رُو سے معنے صاف ہیں کہ ابراہیم ایک معلم خیر بزرگ تھے ۔ پس اس آیت کے یہ معنے ہوئے کہ تم بہترین معلم الخیر ہو ۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے نکالے گئے ہو ۔ کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کرو ۔ بدی سے منع کرو ۔ یہی مقصد مسیح موعود کا تھا ۔ کیونکہ آپ حضرت نبی کریم کے بروز تھے ۔ اور یہی مقصد آپ کی جماعت کا ہے کہ ہر ایک قوم میں جو سعید روح ہے ۔ وہ اس طرف آجائے ۔ اور حق کو قبول کرے ؎

ایک ذاتی واقعہ

اس کے متعلق میں آپکو اپنا ایک واقعہ سُناتا ہوں میرے والد صاحب کا مجھے پڑھانے کا منشاء نہ تھا بلکہ میرے دوسرے بھائی تھے ۔ انکو پڑھانا چاہتے تھے ۔ اور ہمارے متعلق خیال تھا کہ ہمیں زمیندارے کے کام میں لگائیں ۔ ہمارے خاندان میں آٹھویں پشت میں ایک بزرگ تھے ۔ جو شاہ محمد غوث لاہوری کے بڑے بھائی تھے ۔ ان کا نام تھا شاہ زین العابدین ۔ ان کی ایک کتاب قلمی لکھی ہوئی ہمارے ہاں تھی ۔ اس میں لکھا تھا ۔ کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھیگا یا سُنیگا وہ لوگوں کا مقتدا بنیگا ۔ میں نے جب اس کو پڑھا ۔ تو میرے دل میں تو اہش پیدا ہوئی ۔ کہ میں بھی مقتدا ہوں میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں ۔ کہ جب میں کسی کھیل میں لگتا تھا یا کوئی اور کام کرنے لگتا تھا ۔ تو مجھے یہ خیال ہر ایک لغویت سے روک دیتا تھا کہ وہ جو ہمارے بزرگ مقتدا بنے تھے ۔ وہ ایسے کام نہ کرتے تھے ۔ اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا ۔ کہ میں کئی قسم کے گناہوں سے محض اس خیال کی وجہ سے بچ گیا ۔ جرمن کے لوگوں کو یہ خیال تھا کہ وہ دنیا میں تہذیب پھیلائینگے ۔ یہ ان کا خیال صحیح تھا یا غلط ۔ مگر تھا ضرور ۔ اسی کے مطابق ایک دستور بنایا ۔ کہ جرمن کے لوگ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو اس طرح جس طرح کوئی استاد بیٹھتا ہے ۔ پس جب مقصد اور نصب العین معلوم ہو ۔ تو انسان بہت سی کمزوریوں سے بچ جاتا ہے ۔ یہ باتیں میں نے اسلئے بیان کی ہیں ۔ کہ اگر ہمیں اپنا مقصد معلوم ہو ۔ تو جیسا ہمیں حضرت صاحب بنانا چاہتے ہیں ۔ اور جس قسم کے انسان قرآن وحدیث ہمیں بنانا چاہتے ہیں ۔ ضرور بن جائیں اور جو غلطیاں اور کمزوریاں ہم میں ہیں ۔ ہم ان سے باز آجائیں ۔ اگر ہم اپنے مقصد اور نصب العین

سے ہٹ گئے یا ہم میں تفرقہ بازیاں ہوئیں۔ تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ہماری تمام کوششیں فضول ہو جائینگی۔

مسیحی تاریخ کی ایک جھلک

میں نے بنی اسرائیل اور حضرت مسیح اور ان کے بعد کی تاریخ پڑھی ہے۔ حضرت مسیح بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت مسیح کے بعد پطرس ان کا خلیفہ ہوا۔ بعض لوگوں نے غیروں میں تبلیغ کرنا چاہی اس نے روک دیا۔ بوجہ اس کی وجاہت کے وہ لوگ رُکے رہے۔ پھر یعقوب حضرت مسیح کے بھائی خلیفہ ہوئے۔ یہ نوجوان تھے۔ لوگوں نے پھر وہی تجویز پیش کی۔ وہ مانع ہوئے۔ غیروں میں تبلیغ کے شائقوں کی دلیل یہ تھی۔ کہ یہود مانتے نہیں۔ یہ لوگ جو ان کے ہیں۔ کب تک رہینگے۔ پھر اگر تبلیغ نہ کی گئی۔ تو کیا ہو گا۔ میں نے معلوم کر لیا تھا۔ جبکہ لاہوری دوست جدا نہ ہوئے تھے۔ کہ ہم میں کیا ہو گا۔ میرٹھ میں ہم لوگ گئے۔ خواجہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ ان کے لیکچر کی تعریف ہوئی۔ انھوں نے کہا۔ اب کسی کے لیکچر کی ضرورت نہیں۔ کہ اب لیکچر کا اثر بھی زائل نہ ہو جائے کیونکہ یہ لوگ غیروں سے ملنے کے خواہش مند تھے اپنے اندر ان کو جذب کرنے کے متمنی نہ تھے۔ پولوس نے بھی یہی کیا تھا۔ جب وہ یونان میں گیا۔ لوگوں نے نہ سُنی۔ تو اس نے کہا کہ پہلے میں الگ رہا۔ انہوں نے میری نہیں سنی۔ اب میں جاؤں گا اور ان میں مل جاؤں گا۔ پھر ان کو لاؤں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ لوگ نام نہاد عیسائی ہو گئے۔ وہ لوگ تین دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔ پولوس نے ان کو باپ۔ بیٹے۔ روح القدس کا سبق دیا۔ جب وہ مذہب میں داخل ہو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ہمیں تو کہا گیا تھا کہ یہ مذہب اور یونان کا مروجہ مذہب ایک ہی ہے۔ مگر یہاں تو شراب اور خنزیر حرام ہیں۔ اور وہ لوگ شراب و خنزیر کے عادی تھے۔ انھوں نے اعتراض کیا۔ پولوس نے کہدیا۔ کیا ہوا۔ مسیح کے حواری چونکہ یہود سے تھے۔ اسلئے ان کی رعایت ضرور تھی۔ ورنہ مسیح تو شریعت کی لعنت سے چھڑانے آیا تھا۔ اب جو چاہو کھاؤ۔ اور جو چاہو پیو۔ چونکہ ان لوگوں نے خلیفوں کی مخالفت کی تھی۔ مذہب بگڑ گیا۔ مگر ترویج مذہب کے لئے کوشش کی۔ اسلئے کامیاب ہوئے۔

بنی اسرائیل کے ساتھ یہی ہوا۔ موسیٰ کے ساتھیوں نے نافرمانی کی۔ ہلاک ہوئے۔ مگر یوشع بن نون اور کالب کا بیٹا فرمانبردار رہے۔ کامیاب ہوئے اور سردار بنے۔ حضرت موسیٰ نے انکو ایک جگہ دریافت حالات کے لئے بھیجا۔ اور کہا۔ عوام کو حالات نہ بتانا سب نے بتایا مگر ان دو نے نہ بتایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ ساری قوم بوجہ نافرمانی کے مقصد میں ناکام ہوئی۔ اور وہ ہلاک ہوئے۔ حتیٰ کہ حتمی وعدے معرض التوا میں پڑ گئے۔ اور سب ہلاک ہو گئے۔

پس اسوقت میں اپنے ایمان کی حفاظت کی ضرورت ہے نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔ بدیوں سے احتراز کرو نصب العین کو سامنے رکھو۔ اور خدا سے بدظنی مت کرو۔ کیونکہ آتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔ تم خدا کے متعلق جیسا خیال کرو گے۔ ویسا ہی تم سے سلوک ہو گا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اصلاح کی توفیق دے۔ آمین +

اصحاب کبار مسیح موعود کا مذہب

درباره مسئلہ نبوت

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک دو ورقہ شائع کیا ہے جس پر بعض دوستوں کی تحریروں کا حوالہ دیکر یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ متقدمین جماعت احمدیہ کا مذہب یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل نہیں بلکہ محدث ہیں۔ میں ایک حوالہ "مسلمانوں کے لیڈر" حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ جنکی نسبت حضور فرماتے ہیں (کے تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم) کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک ٹریکٹ ہے ۸ صفحہ کا اس کا عنوان ہے۔ "منشی الٰہی بخش صاحب اور رفیق میں اور ہم میں ایک کھلے فیصلہ کی راہ نکل آئی" اس کے اخیر میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اور ان کے نزدیک ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں اور اسے مشتہر کریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہی اعتراض بلاکم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کے ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔ اسلئے کہ علی وجہ البصیرۃ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی برگزیدہ جماعت کے ایک کامل فرد ہیں۔ بنا برعلی ہذا ضروری ہے کہ انکی ذات کی نسبت بھی وہی نکتہ چینی اور اعتراض ہو۔ جو ان برگزیدوں کی نسبت ہو۔ تاکہ سارے خدائی سلسلوں میں پوری مطابقت اور مشابہت ثابت ہو جائے۔ اور کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں۔ جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور ہم خدائے حاضر و ناظر کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان اور بصیرت سے اسپر قائم ہیں۔ اب اس ہمارے دعویٰ کو توڑ دینا گویا ہمارے اعتقاد اور ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے"۔

عبارت محولہ بالا میں یہ امور قابل ملاحظہ ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود کی ذاتیات کی نسبت ناقابل جواب اعتراض منتخب کریں

۲۔ ہم وہی اعتراض بلاکم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر کئے گئے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کیوں؟ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی برگزیدہ جماعت کے کامل فرد ہیں" وہ برگزیدہ جماعت کونسی ہے؟ صاف ظاہر ہے باعزم نبیوں کی جماعت۔ کیونکہ اسی کا پہلے ذکر ہے۔ سوا اس کے متعلق حضرت مولانا عبدالکریم یوں فرماتے ہیں:۔ کہ حضرت مسیح موعود اسی برگزیدہ جماعت باعزم انبیاء کے ایک کامل فرد ہیں۔ پھر یہ فرما کر کہ "کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو"۔ اور یہ بھی امر کھول دیا کہ آپ ویسے ہی نبی ہیں جیسے انبیاء سابقین۔ پھر یہ فرما کر کہ ہمارے اس دعویٰ کو توڑ دینا ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے۔ خوب متنبہ کیا کہ ہمارے سلسلہ کی بنیاد ہی نبوت مسیح موعود پر ہے۔ بس وہ بہرحال غیر مبایعین جو نبوت مسیح موعود کو بیخ کن اسلام قرار دیتے ہیں۔ کیا؟ جناب

مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے خطاب

مولوی صاحب آپ کے رفقاء بعض اوقات آپکی پہلی حالت کو یاد کر کے بڑا افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب بتاہیں بیس تیس روپیہ ماہوار پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کام کرتے رہے۔ مگر وہاں اُن کی کوئی قدر نہ ہوئی۔ آج یہاں مولوی صاحب کی عزت ہے۔ اور کئی کتب بھی تصنیف کیں اور روپیہ بھی خوب جمع کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ تین ہزار روپیہ جلسہ سالانہ پر اپنی گرہ سے چندہ بھی انجمن لاہوریہ کو دیا۔

مولوی صاحب اگر آپ للہ کام کرتے رہتے تو آپ کو بالضرور قادیان میں بہت بہتر اجر ملتا۔ مگر آپ نفس کے تابع ہو گئے۔ اور نفس جس چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ آپ کو حاصل ہو گئی جو یندہ یابندہ۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔

مولوی صاحب آپ کے رفقاء فیروزپور چھاؤنی میں سے بعض کو غیر احمدی میت کا جنازہ غیر احمدی امام کی اقتداء میں پڑھتے دیکھا جاتا ہے۔ تاہم سنا جاتا ہے کہ آپ کی انجمن سال ۳۰-۱۹۳۱ء میں تیرہ ہزار کی مقروض رہی ہے۔ کچھ مزید خیالات کو وسعت دیں تاکہ آپ کی انجمن مقروض نہ رہے۔

محمد سیف الدین احمدی حکیم از فیروزپور شہر

کپورتھلہ میں احمدی مبلغ

تبلیغی وفد ۱۸ ستمبر کو کپورتھلہ پہنچا۔ ۱۸ و ۱۹ کو جناب دیوان عبد الحمید صاحب وزیر اعظم ریاست کی کوٹھی پر روزانہ ۵ بجے شام سے ۹ بجے شب تک مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان مسئلہ خلافت اور مسئلہ وفات مسیح پر مناظرہ ہوتا رہا۔ دو ہزار کے قریب مجمع تھا۔ ۲۰ کو مسجد احمدیہ میں حقیقت اسلام پر مولانا غلام رسول صاحب نے ایک بے نظیر عارفانہ تقریر فرمائی۔ خاکسار محمد احمد سکرٹری تبلیغ

خطبات محمود جلد اول ۲۲/۹

چھپکر تیار ہے۔ احباب جلد منگالیں۔ اگر اسکی باقی جلدوں کے مستقل خریدار بننا چاہیں تو لکھدیں۔ تاکہ وی پی خطبات میں پیشگی ایک روپیہ وصول کر لیا جاوے۔ جو اخیری جلد میں واپس دیا جائیگا۔

ترک موالات و احکام اسلام

مؤلفہ

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ دوبارہ زیر طبع اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں انشاء اللہ چھپ جائیگی۔ قیمت ۸ر بغرض تقسیم بیس سے زائد کے خریدار کو ۳۳ فیصدی بھی دیا جائیگا۔

کتاب گھر قادیان

خلافت محمود و مصلح موعود ۲۲/۶

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر پیغام کے اعتراض رسالہ المصلح الموعود کا خاکسار ایڈیٹر فاروق کے قلم سے جواب لاجواب جسمیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت کا اور حضور کے مصلح موعود ہونیکا ناقابل تردید ثبوت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے دیا جا کر امیر پیغام کے جملہ مکائد کی تردید اور دلائل کا رد ایسے عام فہم طریق سے کیا گیا ہے کہ امیر پیغام اور اسکے حامیوں میں سے کسی کو آجتک اسکے جواب کا حوصلہ نہیں ہوا۔ ہر ایک مبائع کے پڑھنے کی کتاب ہے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ:۔ سلسلہ کی تمام کتابیں فاروق ایجنسی سے مل سکتی ہیں۔

اکتوبر کے تشحیذ میں

پیشگوئیوں کے اصول پرکھ اعجاب مضمون

مضمون مندرجہ عنوان میں پیشگوئیوں کے متعلق ایسی اصولی باتیں بحوالہ کتاب و سنت درج کی گئی ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ آپ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر تمام اعتراضات کا دنداں شکن و مسکت خصم جواب دے سکتے ہیں۔ مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کے متعلق پیشگوئی عمر وغیرہ سب کا جواب اس میں آگیا۔

دوسرا مضمون ایک عیسائی کے جواب میں ہے جس نے قرآن مجید کی آیات سے تثلیث و کفارہ و ابنیت مسیح وغیرہ کا ثبوت دیا تھا۔ یہ بھی ایک درجہ قابل پڑھنے مضمون ہے۔ تیسرے مضمون میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مجدد الف ثانی کا مذہب بھی یہ تھا کہ آنحضرت صلعم کے بعد کمالات نبوت کا حامل آ سکتا ہے۔ مہدی بالخصوص صاحب منصب کمالات نبوۃ ہو گا۔

غرض یہ تشحیذ ایک نہایت مفید مجموعہ مضامین ہے آپ اکتوبر سے خریدار بن جائیں تو مفت میں یہ رسالہ پڑھے گا۔ ورنہ ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ ذی استطاعت اصحاب اسکی کاپیاں تقسیم کریں۔

منیجر تشحیذ قادیان ضلع گورداسپور

ملفوظات نور ۹ر

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۹ر

چٹھی مسیح:۔ مولوی اللہ دتہ چٹھی مسیح ابن مریم دل اتے اوس دا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل مختصر بر زوال حقہ:۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصانات و ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتب بیرون متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے:۔ فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱ر

لغات القرآن:۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دار الصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال اور ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج سکول کا بچہ یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہو۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ کوشش کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پر زور درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجا کر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ واری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذمہ پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جا سکتا ہے۔ **منیجر احمدیہ دار الصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں**

اعلان نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس 21/A234

نوٹس نمبر ۳۵۵ (الف) / ۲۱ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۱ء

جسمیں دال۔ بیج اور آٹا کے کرایہ ریل از یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کے متعلق اضافہ کیا گیا تھا۔ وہ (کینسل) منسوخ کیا جاتا ہے۔ فی الحال ان اشیاد خوردنی کے نرخوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی۔ جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر حسب معمول چارج ہوتے ہیں۔

ڈی۔ ایچ بولتھ
ٹریفک منیجر۔ لاہور

شہید مرحوم

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حالات زندگی چھپ گئے

سید احمد نور صاحب مہاجر کابلی نے یہ حالات زندگی نہایت دلچسپ پیرائے میں لکھے ہیں۔ ۲۳ صفحے حجم۔ اس رسالہ کے پڑھنے سے احمدیت پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ عجائبات قدرت الٰہی نظر آتے ہیں۔ ایسا دل آویز بیان ہے۔ کہ اول سے آخر تک پڑھنے کے بغیر رسالہ ہاتھ سے نہیں رکھا جائیگا۔ ساڑھے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں وی پی طلب کرنا ہو تو کم از کم تین کتابوں کا۔ درخواستیں

بنام

سید احمد نور مہاجر کابلی۔ قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

لاہور میں غیر ملکی کپڑا آگ میں ۳۰ ستمبر کو لاہور میں راوی کے کنارے ایک بڑا مجمع ہوا۔ یہ دن مسٹر گاندھی کی پیدائش کا دن تھا۔ غیر ملکی کپڑا جس کی قیمت کا اندازہ کم از کم دو لاکھ لگایا گیا ہے۔ ایک جہاز کی صورت میں ترتیب دیا گیا۔ لالہ لاجپت رائے اور سردار پریم سنگھ نے تقریریں کیں۔ اور پھر لالہ صاحب نے اس ڈھیر کو آگ لگائی۔ جمع ہونے والوں کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب کیا جاتا ہے۔

دس ہزار مسلح موپلے لڑ رہے ہیں۔ شملہ ۲۹ ستمبر آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں مسٹر کریک ہوم سکرٹری نے سید رضا علی کے جواب میں بیان کیا کہ مالابار کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ مسلح موپلے جو لڑ رہے ہیں ان کی غالباً تعداد دس ہزار ہے۔ ان کی مزاحمت دن بدن سخت ہو رہی ہے۔ ان کا طریق جنگ مار بھاگ پر مبنی ہے ممکن ہے فوجی نقل وحرکت طول کھینچے۔ اور نہیں معلوم مارشل لا کب ہٹایا جائے۔

افیون کی فروخت کے متعلق پابندی افیون کی فروخت کے متعلق جو اڈیشنل قواعد مرتب کئے گئے ہیں۔ ان کے بموجب تمام لائسنس یافتوں کو نو بجے شام تک اپنی دوکانوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور ایک شخص کو تین تولہ سے زیادہ نہ دینا چاہیئے۔

سول قوانین کی نامتابعت سندھ کے کارکنان خلافت اور کانگریس کی کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ یکم نومبر سے سول قوانین کی نامتابعت پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔

قانون گوؤں کی تنخواہ میں اضافہ شملہ ۲۳ ستمبر ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے تنخواہ میں اضافہ کیا اور یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے سفر خرچ وغیرہ بھی منظور کیا گیا ہے۔

کونسل کی ممبری سے استعفیٰ بمبئی ۲۴ ستمبر مسٹر [illegible] خطیب ادامادار ناسک نے مجلس وضع قوانین سے لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیدیا ہے۔

پونا کا شہزادہ ویلز کو ایڈریس دینے سے انکار پونا شہر ۲۹ ستمبر شیوجی مندر کے احاطے میں زیر صدارت مسٹر کرندیکر ایک جلسہ ہوا۔ ریزولیوشن اس مطلب کا پاس ہوا۔ کہ میونسپلٹی کی طرف سے شہزادہ ویلز کو ایڈریس نہ دیا جائے۔ اور نہ اس کیلئے کوئی رقم منظور کی جائے۔ ڈاکٹر لوکارے اور مسٹر تانوبکر نے جو میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں۔ وعدہ کیا۔ کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔

دہلی اور برہان پور میں کراچی والا ریزولیوشن دہرایا گیا "شوکت میدان" میں تقریباً پانچ ہزار ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ مولوی عبد القادر صدیقی نے اس صورت حالات کا ذکر کیا جس سے کراچی کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت پیدا ہو گئی تھی۔ آپ نے فتوے کا وہ حصہ بھی پڑھ کر سنایا۔ جو سرکاری ملازمتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ قرار داد بھی پڑھی جس کی وجہ سے لیڈران گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد اجلاس جمعیۃ العلماء مورخہ ۲۱ ستمبر کا متفقہ فتوے بھی مفصل سنایا جس میں ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے وہ فتوے شائع کرے۔ بالخصوص اس کا وہ حصہ جو فوجی ملازمت سے متعلق ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ اس کی اشاعت کو روک دینا چاہتی ہے۔ ایک شخص فتوے کے اس حصہ کو پڑھتا گیا۔ اور باقی حاضرین جلسہ اس کو دہراتے گئے۔

دہلی ۳۰ ستمبر کل پاٹودی ہاؤس میں پراونشل خلافت کمیٹی کی زیر سرپرستی اور ڈاکٹر انصاری کی زیر صدارت ایک عظیم الشان عام جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی۔ دوسری قرار داد یہ تھی کہ یہ عام جلسہ اعلان کرتا ہے۔ کہ کراچی کی قرار داد کے وہ الفاظ جو گرفتار شدہ لیڈروں نے استعمال کئے۔ جن کے باعث ان پر مقدمہ دائر ہے۔ ان مذہبی احکام اور اسلام کے ان ناقابل تغیر و ترمیم اور مسلمہ اصول کے مظہر ہیں قرار داد کو لفظ بہ لفظ دہراتا ہوا مسلمانوں سے زبردست اپیل کرتا ہے۔ کہ ہر مسلمان اسکی تبلیغ کرے۔ حاضرین نے اس ریزولیوشن کو منظور کیا۔ اور لفظ بہ لفظ دہرایا جلسے میں زبردست جوش پھیلا ہوا تھا۔

کمیٹی نے فوج کی ملازمت کے متعلق علماء کے فتوے کی دس ہزار کاپیاں لوگوں میں تقسیم کیں۔ ان فارموں پر ہزار ہا اشخاص کے دستخط لئے جا رہے ہیں۔ جو اسی غرض کیلئے چھپوائی گئی ہیں۔ اور جن پر کراچی کا ریزولیوشن لفظ بہ لفظ درج ہے۔

امرت سر میں بدیشی کپڑے کی ہولی ۳۰ ستمبر کو دفتر کانگرس کمیٹی امرتسر سے بدیشی کپڑے کا ایک بڑا جلوس نکلا۔ دو چھکڑے بدیشی مال سے بھرے ہوئے جلوس کے ہمراہ تھے۔ جلوس جلیانوالہ باغ پہنچا۔ اور بدیشی مال کو آگ لگا دی گئی۔ جو چند ہی منٹوں میں جلکر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

لیڈران کے خلاف عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت کراچی ۳۰ ستمبر ملزمان کی درخواست اور حکام کی مرضی کے مطابق عدالت سشن میں مقدمہ کی سماعت جتنی جلدی ممکن ہے۔ اغلباً ۱۵ اکتوبر سے پہلے شروع ہو جائیگی۔

پنجاب میں غلہ کی درآمد و برآمد پنجاب کے وزیر زراعت جو ہفتہ وار رپورٹ شائع کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہفتہ مختتمہ ۲۴ ستمبر میں زیادہ تر صوبجات متحدہ سے ۷۰۰۸۰ من گندم اور آٹا ۴۲۲۴۴ من دال اور چنے ۲۴۴۸۴ من مکی اور ۲۶۵۶۲۳ من چاول اور نجی آئے اس عرصہ میں پنجاب سے اتنا غلہ گیا۔ ۲۲۹۰۵ من گندم اور آٹا ۲۲۲۴۱ من چنے اور دال ۵۰ من جوار اور باجرہ ۹۷۰۱ من چاول اور مونجی۔ یہ غلہ زیادہ تر سرحدی صوبہ میں گیا۔

کانپور میں جلسہ کانپور ۳۰ ستمبر۔ خلافت کمیٹی کی طرف سے خورد محل پارک میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی حسرت موہانی منعقد ہوا۔ دس ہزار کی حاضری تھی۔ بیگم حسرت موہانی نے کراچی کا مشہور ریزولیوشن پیش کیا اور اس امر پر زور دیا کہ موجودہ حالت میں شریعت ہر مسلمان کو فوج میں کام کرنے بھرتی ہونے یا رنگروٹ بھرتی کرنے سے منع کرتی ہے۔ پنڈت رام پرشاد مشر نے تائید مزید کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک سچا ہندو جگت گرو کی پیروی کرنے کیلئے تیار ہے۔ جن پر اس وقت کراچی میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

جمعیت العلماء اور پراونشل خلافت کے سکرٹری کی گرفتاری جمعیۃ العلماء کے صدر مولوی کفایت اللہ صاحب دہلی نے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ مولوی احمد سعید سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی عبد العزیز سکرٹری پراونشل خلافت کمیٹی دہلی کو زیر دفعات ۱۰۷ اور ۱۰۸ یکم اکتوبر کو ۲ بجے شام گرفتار کر لیا گیا۔

غیر ممالک کی خبریں

قسطنطین اناطولیہ سے رخصت لندن ۲۷ر ستمبر ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ شاہ قسطنطین مع ولیعہد کے ۲۸ر ستمبر کو اناطولیہ سے واپس جا رہے ہیں۔

پیرس میں ہلاکت آفریں آگ پیرس کے ایک تجارتی محلہ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پیرس کا سارا بریگیڈ اس کے بجھانے میں مصروف ہے۔ آگ باورچی خانہ سے شروع ہوئی۔ جو عمارت کے سب سے اوپر کی منزل میں تھا۔ نیا محلہ جو حال ہی میں بنا تھا جس کی تین ایکڑ زمین پر پانچ منزل مکان تھے۔ سارے کا سارا جل گیا ہے دو فائرمین زخمی ہوئے۔ نقصان مال کا اندازہ کئی لاکھ ڈالر کیا جاتا ہے۔ بے شمار قیمت کا پشم اور ریشم تباہ ہو گیا۔

جرمن فوج میں تخفیف کرنے کی تجویز برلن ۲۷ر ستمبر نگرانی کے بین الاتحادی کمشن کی ایک یادداشت مظہر ہے کہ جرمن پولیس فوج میں اتحادیوں کی مرضی کے مطابق فی الفور تخفیف کی جائے۔

سربیہ نے البانیہ کو الٹی میٹم دیدیا لندن ۲۵ر ستمبر مشرق قریبہ میں سربیہ و البانیہ کے سرحدی تنازعہ کے سلسلہ میں ایک نئی جنگ بلقان شروع ہو گئی۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ دریائے ڈرین کے سرحدی فوجوں کے کمانڈر نے اہل البانیہ کو نوٹس دیدیا کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر سرحد کے ان مقامات کو جو فوجی اہمیت رکھتے ہیں خالی کر دیں۔ البانیوں نے اس نوٹس پر عمل نہیں کیا۔ جس پر سربی فوجوں نے ۲۴ گھنٹے تک سخت گولہ باری کر کے علاقہ مذکور پر قبضہ کر لیا ہے۔

البانیوں کو شکست البانیوں نے سربیوں پر جوابی حملہ کیا اور شدید جنگ ہوئی۔ طرفین کا بہت نقصان ہوا۔ اور آخر کو البانی پسپا ہو گئے۔

مسٹر ڈی ویلرا کو وزیراعظم کا جواب لندن ۲۹ر ستمبر مسٹر لائڈ جارج وزیراعظم برطانیہ نے مسٹر ڈی ویلرا کو لکھا ہے کہ ہمارے درمیان جو خط و کتابت انورنیس میں کانفرنس کرنے کی تجویز کے بعد ہوئی ہے۔ گورنمنٹ نے اسکا غور سے مطالعہ کیا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ صلح کی تہ دل سے خواہشمند ہے۔ اور آپ کا لہجہ بھی مصالحانہ ہے۔ تاہم وہ اس خط و کتابت کی بنا پر آپ کے ساتھ کانفرنس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ آپ نے ذاتی طور پر اطمینان دلایا ہے۔ اور گورنمنٹ اس کی قدر کرتی ہے تاہم بعد میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس اصول پر کانفرنس کرنے کے یہ معنے ہیں کہ آئرلینڈ کی خودمختاری اور علیحدہ ہستی کو تسلیم کر لیا گیا۔ برطانیہ کی گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی۔ اس لئے میرے واسطے ہر ایک قسم کے شبہ کے خلاف احتیاط لازمی ہے۔ ملک معظم کی گورنمنٹ نے جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کیجا سکتی۔ تاہم میرے ہم جنس اور میں آپ کے ڈیلیگیٹوں کے ساتھ ذاتی بحث کے ذریعہ تصفیہ کی صورت نکال لینے کے خواہشمند ہیں ہم نے جو خرائط پیش کی ہیں۔ وہ تصفیہ کے لئے ہیں نہ کہ خالی خولی باتوں کے لئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ کوئی تصفیہ خط و کتابت سے نہیں ہو سکیگا۔ بلکہ کانفرنس میں بیٹھکر ہی ہو سکیگا۔ اسلئے ہم آپ کے سامنے جو تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ۱۱ر اکتوبر کو لندن میں کانفرنس کیجائے۔ آپ اس کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجدیں۔

فوجوں کی تخفیف کا ریزولیوشن اور قوموں کی لیگ جنیوا ۲۸ر ستمبر قوموں کی لیگ کی سولہویں کمیٹی نے ایک ریزولیوشن لارڈ رابرٹ سیسل کی تحریک پر جو برطانیہ کے قائم مقام ہیں اس مطلب کا پاس کیا کہ فوجی کمیشن فوجوں کی تخفیف کے متعلق کسی عہدنامہ یا تخفیف کا مسودہ کونسل کے سامنے پیش کرے۔

ترکوں اور یونانیوں کی جنگ سمرنا ۲۸ر ستمبر اگست میں اناطولیہ میں جو لڑائیاں ہوئیں ان پر نظر ثانی کرتا ہوا رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یونانیوں کو اپنے حملہ میں جو ناکامی ہوئی اس سے ان کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ یونانیوں کا دایاں بازو دریائے سکاریہ کو عبور کرتے وقت حد سے زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ اور ترکوں نے جوابی حملہ میں یونانی فوج کے ڈویژنوں کو جن میں یونانیوں کا زیادہ ترتوپ خانہ بھی شامل تھا۔ بحالت انتشار پسپا کر دیا۔ ترکوں کی دوسری لائن پر یونانی بالکل رک گئے۔ اس لائن پر ترکوں کا جوابی حملہ غیر معمولی طور پر تیز ہو گیا۔ ان کو تھکے ماندے یونانیوں کے خلاف بے شمار محفوظ فوج کی کمک حاصل ہو گئی۔ آخر یونانیوں کے جنگی علے کو کونسل کر کے دریائے سکاریہ سے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ یونانیوں کے نقصان جان کا اندازہ ۲۵ ہزار ہے۔ ترکوں کا نقصان جان بھی بہت ہوا ہے۔

امریکہ میں شراب کے متعلق پولیس کی عجیب چالیں نیویارک ۲۹ر ستمبر گرانڈ جیوری کے سامنے چکاگو کی پولیس کے خلاف عجیب و غریب الزامات لگائے گئے ہیں۔ شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ پولیس والے شراب ضبط کر لیتے ہیں۔ اور پھر اسکو اپنے طور پر کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔ چکاگو پولیس نے یہ عمل کم از کم ۶ مرتبہ کیا ہے۔

ایرانی وزیراعظم کو قتل کرنیکی سازش بادنیر کے نام طہران کا ۲۷ر ستمبر کا ایک تار مظہر ہے کہ وزیراعظم اور سردار سپاہ کو قتل کرنیکی ایک قیاسی سازش معلوم کرنے پر کل طہران میں کئی اشخاص گرفتار کر لیئے گئے۔ بشیر الملک نے شاہ کے پاس اس کے گرمائی محل میں جا کر پناہ لی۔ گرفتار شدہ اشخاص میں ظہیر الملک سابق منتظم مشہد مقدس بھی شامل ہے۔

واشنگٹن کی کانفرنس واشنگٹن ۲۸ر ستمبر۔ واشنگٹن میں بحر الکاہل اور فوجوں کی تخفیف کے سوال پر غور کرنے کے لیے جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اسکے لئے جاپان نے مندرجہ ذیل ڈیلیگیٹ مقرر کیے ہیں۔ ایم شیدہارا سفیر جاپان مقیم واشنگٹن پرنس ٹوکاگاوا پریزیڈنٹ ایوان امراء بیرن کاٹو وزیر بحری۔

ترکوں کی پیشقدمی جاری ہے انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی سپاہ نے صحرائے نمک (صحرائے حیمانہ) میں یونانیوں کو سخت شکست دی ہے۔ ترک آگے بڑھ رہے ہیں اور "سیانہ خلب" پر قبضہ کر کے پیش قدمی کو برابر جاری رکھنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔

بالشویک امداد کا شکریہ روما کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے بالشویک سفیر مقیم انگورہ کے سامنے بالشویک گورنمنٹ کی اس امداد کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جو اس نے موجودہ جنگ